سوال

میری بہن کی سہیلی کہتی ہے کہ یونیورسٹی میں اس کے دوست نے اس سے شادی کرنا چاہی لیکن ابتدامیں اس نے انکار کردیا، لیکن وہ اسے کھونا نہیں چاہتی تھی، کیونکہ وہ متقی شخص تھا، وہ کہتی ہے وہ نماز کی پابندی کرتا تھا، اس لڑکی نے اللہ سے دعا کی اگر وہ اورنج کلر کی قمیص پہن کر یونیورسٹی آیا تو یہ اللہ کی جانب سے اسے بطورخاوند قبول کرنے کی علامت ہے اوراگر کسی وقت نہ ہی اوراس نے کسی طریقہ سے بات نہ کی تو یہ ایجابی صورت ہوگی، اوروہ ہوا جو وہ چاہتی تھی اوروہ لڑکی اس لڑکے سے دوبرس تک بات چیت کرتی رہی لیکن اب لڑکے کے والدین انکار کرتے ہیں، اوروہ بھی اپنے الدین کی وجہ سے لڑکی کو چھوڑنا چاہتا ہے میری بہن بہت روئی اوربیمار ہوگئی، اور اپنے ہوش کھو بیٹھی اوراللہ کوم لامت کرنے لگی، مجھے یہ بتائیں کہ میں کیا کروں، اوراسے کیا مشورہ دوں، کیا یہ شیطان کی جانب سے تو نہیں؟

جواب

الحمد للہ

بلاشک وشبہ یہ شیطان کی جانب سے ہے، اور یونیورسٹی وغیرہ میں مرد وعورت کے اختلاط کا نتیجہ ہے، اگر ہر مسلمان مرد وعورت اللہ سبحانہ وتعالی کے حکم کی پابندی کرے اور عفت عصمت اور حشمت اور حسن خلق اختیار کرے تو لوگوں کو ان کے دین اور دنیا میں وہ کچھ نہ پہنچے جو ان کے ساتھ ہو رہا ہے

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" اخلاط والے سکول اور یونیورسٹیوں میں طالب علم کو اخلاط سے اجتناب کرنا چاہیے، اور وہ کوئی ایسا سکول اور یونیورسٹی تلاش کرے جس میں مرد وعورت کا اختلاط نہ ہو؛ کیونکہ نوجوان لڑکوں کا ن وجوان لڑکیوں کے قریب ہونا بہت زیادہ شر وفساد اور خرابی کا باعث ہے

اس لیے مومن پر واجب ہے کہ وہ ان امور کے ابتلاء میں پڑ جائے تو وہ اللہ کا تقوی اور ڈر اختیار کرے حتی کہ اللہ سبحانہ وتعالی اس کے لیے کوئی مخرج اور نکلنے کی راہ بنا دے، اور وہ اپنی نظریں نیچے رکھے، اور لڑکیوں کی طرف دیکھنے اجتناب کرے یا پھر اس کی محاسن کی دیکھنے کی کوشش مت کرے، بلکہ وہ اپنی نظریں زمین پر رکھے، اور لڑکی کی جانب مت دیکھے، اور جب بھی اچانک سامنے آجائے تو وہ اپنی نظریں نیچی کرلے " انتہی

دیکھیں : مجموع فتاوی ابن باز (313/5).

مرد وعورت کے اختلاط کی حرمت کے دلائل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (1200) اور (8872) کے جوابات کا مطالعہ کریں

اس مخالفت کا انجام یہ ہے کہ آج بہت سارے نوجوان لڑکے اور لڑکیاں حرام تعلقات عشق ومحبت اور دوستی اور فحاشی کے اسباب میں پڑ گئے ہیں

شیخ الاسلام رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" کسی اجنبی عورت سے عشق کرنے میں اتنا بڑا فساد اور فتنہ ہے جسے اللہ رب العباد ہی شمار کر سکتا ہے، اور یہ ان بیماریوں میں شامل ہوتا ہے جو دین کو بھی خراب کر کے رکھ دیتی ہے اور پھر اس کی عقل خراب ہوتی ہے، اور پھر اس کا جسم " انتہی

دیکھیں : مجموع الفتاوی (132/10).

مزید آپ سوال نمبر (82010) کے جوابات کا بھی مطالعہ کریں

عشق جن خراب معنوں کو پیدا کرتا ہے ان میں دل کے مادہ کا خراب ہونا شام ہے، اور اسی طرح اس بیمار دل کے ارادہ شہوت کا نیچا ہونا، اور حرام طریقہ اور وسائل سے رغبت کا حصول بھی ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ پر یقین متزلزل ہوجاتا ہے، اور خواہش کے عدم حصول کی صورت میں اللہ کو ملامت کرنا بھی شامل ہے

لہذا اس لڑکی یا یہ کہنا کہ: اگر وہ یونیورسٹی میں اورنج کلر کی قمیص پہن کر آیا تو یہ اللہ کی جانب سے اسے بطور خاوند قبول کرنے کی علامت ہوگی.... الخ قصہ میں جو بیان کیا گیا ہے

اس کے متعلق یہ کہا جائیگا: اورنج کلر کے لباس کا خاوند کی قبولیت اور عدم قبولیت میں کیا تعلق ہے، یا پھر اس کا یونیورسٹی میں آنے یا نہ آنے کا اس سے کیا تعلق ہے، یہ تو کاہنوں اور نجومیوں اور بدفالی کے زیادہ قریب ہے

ہر مسلمان کےلیے تو مشروع یہ ہے کہ جب بھی اس کے دل میں کسی کام کے متعلق کچھ ہو اور خاص ان امور میں جس کی اس کی زندگی میں اہمیت ہو اور خطرہ ہو تو اس کے مشروع یہ ہے کہ وہ اس کے متعلق اللہ سبحانہ وتعالی سے استخارہ کرے، اور پورے اخلاص کے ساتھ اپنے رب سے رجوع کرتے ہوئے اللہ سبحانہ وتعالی سے وہ طلب کرے جس میں اس کے ہدایت و توفیق ہو اور پھر وہ معاملہ اللہ کے سپرد کردے، اور اللہ نے اس کےلیے جو اس کے مقدر میں کیا ہے اس پر راضی ہوجائے

آپ استخارہ کے بارہ میں مزید تفصیل معلوم کرنے کےلیے سوال نمبر (11981) کے جواب کا مطالعہ کریں

سوال میں بیان کیا گیا ہے کہ اس لڑکی نے اپنے رب کو ملامت کی؛ یہ سب سے برا اور شنیع فعل ہے جو اس لڑکی کی جانب سے بیان کیا گیا ہے، اللہ سبحانہ وتعالی سے دعا ہے کہ وہ اسے ہدایت دے، اور اس کی اصلاح فرمائے، اور اسے سچی توبہ کی توفیق دے

اس نے اپنے آپ کی ملامت کیوں نہ کی کہ اس نے ایک اجنبی اور غیر محرم نوجوان سے دل لگایا اور اس کے ساتھ شرعی طور پر حرام تعلقات قائم کیے ؟

اس نے اپنے آپ کو کیوں نہ ملامت کی کہ اس نے اپنا معاملہ اللہ کے سپرد نہیں کیا، جو علام الغیوب ہے، اور اللہ رب العالمین سے خیر طلب کرنے میں سچائی کیوں اختیار نہ کی ؟!

علی رضی اللہ تعالی عنہ کا قول ہے :

"بندہ اپنے نفس کی ہی ملامت کرے، اور اپنے گناہ سے خوفزدہ ہو، اور اپنے رب کے علاوہ کسی سے امید مت رکھے !"

اس لڑکی کو اپنے پروردگار سے حسن ظن رکھنا چاہیے تھا کہ وہی وفضل و عطاء والا اور جمیل ہے، اگر ملامت کرنی ہی تھی تو اپنے نفس امارہ کو ملامت کرتی جو برائی کی حکم کرتا ہے، اسے اپنے دین اور اعتقاد کے خراب ہونے سے خوفزدہ ہونا چاہیے تھا، کہ کہیں اس کی دنیا و آخرت ہی تباہ نہ ہوجائے

اس نے اپنے پروردگار کے بارہ میں سوء ظن رکھا اور رحیم و کریم اللہ ذوالجلال والاکرام پر ملامت کرنے لگی، جو اہل ثنا و تعریف اور مجد و تقوی اور مغفرت والا ہے، اور وہ بھی ایسے معاملہ میں جس کے انجام سے وہ جاہل تھی، وہ نہیں جانتی کہ خیر کہاں اور برائی و شر کس میں ہے

اسا اور اس طرح کے معاملات تو الحمد للہ اور قدر اللہ وما شاء اللہ فعل یعنی اللہ نے جو چاہا وہی ہوگا کہنا چاہیے، اور اس طرح کے دوسرے الفاظ جو اہل علم سے ثابت ہیں کہ اللہ کی رضا میں کہے جائیں

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور ہوسکتا ہے تم کسی چیز کو ناپسند کرو حالانکہ وہ تمہارے لیے بہتر ہو، اور ہوسکتا ہے تم کسی چیز کو پسند کرو اور وہ تمہارے لیے بری ہو، اللہ تعالی جانتا ہے اور تم نہیں جانتے البقرة (

.(216

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" مومن کا معاملہ بہت ہی عجیب ہے، اس کے سارے معاملات میں ہی خیر و بھلائی ہے، اور یہ مومن کے علاوہ کسی اور کے لیے نہیں بلکہ صرف مومن کے لیے ہی ہے، اگر اسے اچھائی پہنچتی ہے تو وہ شکر کرتا ہے یہ اس کے لیے بہتر ہے، اور اگر اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اس پر صبر کرتا ہے تو یہ اس کے لیے بہتر اور خیر ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2999).

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" بندہ اپنے ہر اعتبار سے اپنے نفس کے لیے ہر طرح سے مصلحت نہیں چاہتا، چاہے وہ اس کے اسباب کو بھی جان لے، وہ جاہل اور ظالم ہے، اور اس کا پروردگار اس کی مصلحت چاہتا ہے اور اس کے لیے وہ اس کو اسباب بھی فراہم کرتا ہے، اور اس کا سب سے عظیم سبب یہ ہے کہ :

جسے بندہ ناپسند کرتا ہے، کیونکہ اس کی مصلحت اس میں جسے وہ ناپسند کرتا ہے، اس کے مقابلہ میں جسے وہ پسند کرتا ہے اس میں کئی گناہ زیادہ مصلحت ہے " انتہی

دیکھیں : مدارج السالکین (205/2).

واللہ اعلم .

اسلام سوال وجواب

145115